جلد ۴۳/۸ | ۱۱ نبوت ۱۳۳۳ ہش — ۱۱ نومبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۹۷

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شاندار جلسہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر ایمان افروز تقاریر

لاہور ۱۰ نومبر۔ کل صبح جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں وسیع پیمانے پر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام کیا گیا جس میں مقامی احباب جماعت اور دیگر مسلم و غیر مسلم حضرات نے شریک ہو کر اس نیت سے محسن اعظم سرور کائنات فخر موجودات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جلسے میں متعدد مقرر صاحبان نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ و سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر اس امر کو واضح کیا۔ کہ حضور اکرم نے اس دنیا میں اطاعت خداوندی کی کیسی ارفع مثال قائم کی۔ اور یہ کہ حضور اکرم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے کس طرح ہم بھی اپنی زندگیوں میں انقلاب عظیم برپا کر سکتے ہیں۔ اور کس طرح اپنے آپ کو اس بات کا اہل بنا سکتے ہیں۔ کہ ہمیں بھی حضور اکرم کے طفیل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ صدارت کے فرائض امیر مقامی مکرم چودھری اسد اللہ خاں صاحب نے ادا کئے۔ —— جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم ڈاکٹر عبید اللہ صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ لاہور نے کی۔ آپ کے بعد مکرم عبد الواسع صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اسوۂ کامل

سب سے پہلے مکرم سید بہاول شاہ صاحب نے اس امر پر روشنی ڈالی۔ کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مطہر اسوۂ کامل کا درجہ رکھتی ہے جس سے ہم شعبۂ زندگی میں رہنمائی حاصل کر کے اپنے آپ کو دینی و دنیوی لحاظ سے فوز و فلاح کی راہوں پر گامزن کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے سیرت مقدسہ کے مختلف واقعات بیان کرتے ہوئے اس امر کو تفصیل سے واضح کیا۔ کہ حضور نے بچپن سے لیکر وصال تک کیسی کامیاب زندگی گذاری۔ اور یہ کہ ہر شعبۂ زندگی میں حضور کے اسوۂ حسنہ سے ہم کس کس رنگ میں رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

نیا قانون

آپ کے بعد مکرم مولا بخش صاحب خضر تمیمی ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ نے قدیم تہذیبوں کے وضع کردہ قوانین پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ امر واضح کیا۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبعوث ہو کر دنیا کے سامنے ایک ایسا قانون پیش فرمایا۔ جو تمام سابقہ قوانین سے بہت ارفع و اعلیٰ تھا۔ حضور نے قانون کے میدان میں دنیا کی جو رہنمائی فرمائی۔ وہ صرف حضور ہی کا حصہ تھی۔ حضور نے نہ صرف یہ کہ تمام سابقہ تہذیبوں کے قانونی نظاموں سے کوئی ایک قانون بھی مستعار نہیں لیا۔ بلکہ انہیں یکسر مسترد کرتے ہوئے دنیا کو اس میدان میں بالکل ہی نئے نظریات اور تصورات سے نوازا۔ اور اس طرح دنیا کو ایک ایسے قانونی نظام سے روشناس کرایا۔ جس کی کوئی دوسری نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔

رواداری

مسٹر رشید جوزف پلیڈر نے اپنی مختصر سی تقریر میں حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اخوت انسانی اور رواداری کے ضمن میں اسلام کی لازوال تعلیمات کو پیش کیا۔ اور کہا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دیکر کہ تمام بانیانِ مذاہب خدا کی طرف سے تھے۔ اور وہ سب واجب الاحترام ہیں۔ باہمی اخوت و رواداری کی ایسی فضا پیدا کر دی۔ جو ہر لحاظ سے قابلِ تکریم ہے۔

وحدت انسانی

چودھری فیروز الدین صاحب تارڈ مذہبی لیسرچ سکالر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے۔ کہ حضور نے تمام انسانوں کو بھائی بھائی قرار دے کر دنیا میں وحدت انسانی کی بنیاد ڈالی۔ اور تمام تخریبی قوتوں کو ایسا منقلب کیا۔ کہ وہ یکدم تعمیر میں مصروف ہو گئیں۔ اور وہی لوگ جو پہلے ایک دوسرے کو مار رہے تھے خود دوسروں کی خاطر قربان ہونے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ریلیف فنڈ میں امیر بہاولپور کا عطیہ

بغداد الجدید ۱۰ نومبر۔ امیر بہاولپور نے پنجاب ریلیف فنڈ میں دس ہزار روپے دیئے ہیں۔

آج سے ملکی کارخانوں میں بنے ہوئے کپڑے کی قیمتوں میں کمی کی جا رہی ہے

نئی قیمتوں کا اطلاق موجودہ سٹاک پر بھی ہوگا سوت پر سے کنٹرول بھی ہٹا لیا گیا

کراچی ۱۰ نومبر۔ کل سے ملکی کارخانوں میں بنے ہوئے کپڑے کی قیمتوں میں دو آنے سے ڈھائی آنے فی روپیہ کی کمی کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں تیار ہونے والے سوت پر سے کنٹرول بھی ہٹا دیا گیا ہے۔ نئی قیمتوں کا اعلان کل کیا جائے گا۔ اور ان قیمتوں کا اطلاق موجودہ سٹاک پر بھی ہوگا۔ خواہ وہ کہیں ہو۔ حکومت پاکستان نے روزمرہ کی ضروریات کی چیزوں کی قیمتوں میں کمی کرنے کی جو سکیم تیار کی ہے۔ کپڑے کی قیمتوں میں کمی اسی سکیم کے تحت کی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ امریکہ سے روزمرہ کی ضروریات کا سامان اسی سال کے آخر تک پاکستان کی بندرگاہوں میں پہنچنا شروع ہو جائے گا۔ وزیر تجارت مسٹر ایم۔ اے اصفہانی نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ جون ۱۹۵۵ء کے آخر تک امریکہ سے پچیس کروڑ روپے کی مالیت کی چیزیں درآمد کی جائیں گی۔

ایران کے سابق وزیر خارجہ حسین فاطمی کو گولی مار دی گئی

تہران ۱۰ نومبر۔ ایران کے سابق وزیر خارجہ حسین فاطمی کو آج تہران میں ایک فوجی دستہ نے گولی مار دی۔ انہیں ایک فوجی عدالت نے گذشتہ ماہ غداری اور بادشاہت ختم کر کے جمہوریہ قائم کرنے کے الزام میں موت کی سزا سنائی تھی۔ شہنشاہ ایران نے بھی ان کی اپیل نامنظور کر دی تھی۔ ڈاکٹر حسین فاطمی ڈاکٹر مصدق کے دستِ راست تھے۔ اور انہوں نے ایرانی تیل کی صنعت کو قومی ملکیت بنانے میں نمایاں حصہ لیا تھا۔ ادھر ایران کے وزیر اعظم جنرل زاہدی نے ملک کے لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ملک کی سیاسی زندگی میں تخریبی عناصر کو پنپنے نہ دیں۔ انہوں نے کل تہران میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جن فوجی افسروں کو پچھلے دنوں گرفتار کیا گیا ہے۔ انہوں نے ملک سے بادشاہت ختم کر کے کمیونسٹ حکومت قائم کرنے کی سازش کی تھی۔

لنکا میں ہندوستانی نسل کے باشندوں کے متعلق خط و کتابت

کولمبو ۱۰ نومبر۔ لنکا کی سینیٹ نے ایک ممبر مسٹر سندرن کی یہ قرارداد نامنظور کر دی۔ کہ ہندوستانی نسل کے باشندوں کے سوال پر دونوں حکومتوں میں جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ اس کو شائع کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس خط و کتابت سے یہ سمجھنے میں مدد ملے گی۔ کہ دونوں میں کیا کیا بنیادی اختلافات ہیں۔

لندن ۱۰ نومبر۔ برطانیہ کے ستر تاجروں کا ایک وفد اسی ہفتے لندن سے چین جا رہا ہے۔ یہ وفد ✻ دونوں ملکوں میں تجارت بڑھانے کی کوشش کرے گا۔

حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی لاہور میں تشریف آوری

لاہور ۱۰ نومبر۔ کل مکرم بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی قادیان سے لاہور تشریف لائے۔ آپ کچھ دن ٹھہر کر واپس چلے جائیں گے۔ آپ دانت بنوانے کیلئے تشریف لائے ہیں۔

مکرم سید شاہ محمد صاحب انڈونیشیا پہنچ گئے

جکارتا ۹ نومبر۔ مکرم رئیس التبلیغ صاحب انڈونیشیا بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم سید شاہ محمد صاحب بخیر و عافیت جکارتا پہنچ گئے ہیں۔ احباب مکرم شاہ محمد صاحب کی کامیابی کیلئے دعا

پاکستانی تباہ کن جہازوں کا دورہ ختم ہو گیا

سکندریہ ۱۰ نومبر۔ پاکستانی بحری تباہ کن جہازوں کا دستہ جو ترکی۔ شام۔ لبنان اور مصر کے خیر سگالی کے دورہ پر گیا ہوا تھا۔ وہ آج سکندریہ سے کراچی روانہ ہو گیا۔ یہ تباہ کن جہاز پاکستان کی بحریہ کے کمانڈر انچیف ریر ایڈمرل چودھری کی کمان میں قاہرہ سے کراچی روانہ ہوں گے۔ انہوں نے اپنے قیام مصر کے دوران میں صدر نجیب۔ وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر جنگ اور بحریہ کے وزیر اور سپریم کمانڈر جنرل عبد الحکیم امر سے ملاقات کی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۱۱ر نبوت ۱۳۳۳ھش

رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد

وہ مبارک ایام اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر قریب آ رہے ہیں۔ جن کا ہر مخلص احمدی کو سارا سال انتظار رہتا ہے۔ یعنی جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام۔

جماعت احمدیہ کا جلسۂ سالانہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کا ایک عظیم الشان نشان ہونے کے علاوہ اس لحاظ سے بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کہ اس میں شرکت افراد جماعت کی تعلیم و تربیت پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ دلوں کے زنگ دور ہوتے ہیں۔ ایمانوں کو جلا ملتی ہے۔ اور اسلام کی ترقی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے قربانیوں کا ایک نیا عزم قلوب میں پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر احمدی کی دلی تڑپ اور تمنا ہوتی ہے۔ کہ نہ صرف خود بلکہ اس کے اہل و عیال کو بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں حاضر ہونے اور اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور کلمات سننے اور حضور کے فیوض سے بہرہ ور ہونے کی سعادت حاصل ہو۔

لیکن محض جلسہ سالانہ کی مقدس تقریب میں شریک ہونے سے ہم ان فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ جو اس تقریب کے سلسلے میں ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ کیونکہ جلسے سے تعلق رکھنے والے بعض دیگر امور بھی ایسے ہیں۔ جنہیں ہر احمدی کو مد نظر رکھنا چاہیئے۔ مثلاً ایک نہایت ضروری کا اہم چیز جلسہ سالانہ کا چندہ ہے۔ جسے ادا کرنا خود جماعت کے مشورہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر فرد جماعت پر فرض قرار دیا ہوا ہے۔

جلسہ سالانہ کی کامیابی ہر احمدی کی دلی تمنا ہے۔ لیکن کیا کبھی آپ نے غور فرمایا۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کا جلسے کی کامیابی کے ساتھ گہرا تعلق ہے؟ کیونکہ اسی چندہ سے تمام ان احمدی اور غیر احمدی اصحاب کی مہمان نوازی کا فرض ادا کیا جاتا ہے۔ جو اس موقعہ پر مرکز میں تشریف لاتے ہیں۔ اگر اس چندہ کی آمد اخراجات سے کم ہو۔ تو لازماً اس کا اثر مہمانوں کی مہمان نوازی پر پڑے گا۔ اور یہ امر بالواسطہ طور پر جلسے میں شریک ہونے والوں کی تعداد پر اور وہ جو تاثر یہاں سے لیکر جائیں گے۔ اس پر اثر انداز ہوگا۔ گویا جو احباب اس چندہ کو شرح کے مطابق وقت معینہ کے اندر ادا کرنے میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں۔ وہ اپنے عمل سے جلسہ کی کامیابی میں رخنہ انداز ہوتے ہیں۔

جناب ناظر صاحب بیت المال کے اعلانات سے جو وقتاً فوقتاً الفضل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس چندہ کی آمد کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ اور کئی سالوں سے اخراجات آمد سے متجاوز ہو رہے ہیں۔

یہ امر ایک زندہ فعال اور مامور الٰہی کی جماعت کے ہرگز شایان شان نہیں ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ دیگر بہت سے چندے بھی احباب جماعت نے ادا کرنے ہوتے ہیں۔ اور وہ سب اپنی اپنی جگہ انتہائی اہم اور ضروری ہیں۔ لیکن جیسا کہ عرض کیا گیا۔ یہ چندہ بھی اپنی اہمیت کے اعتبار سے انتہائی ضروری اور آمد رکھنے والے فرد جماعت پر فرض قرار دیا جا چکا ہے۔ لہٰذا اسے بھی بہرحال ادا کرنا ضروری ہے۔ یہ امر ایک مومن کی شان سے بعید ہے۔ کہ وہ ایک فرض کو ادا کرنے کی خاطر دوسرے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرے۔

اس چندے کی شرح ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ سال میں ایک مرتبہ ادا کرنا ہے۔ یہ کوئی ایسی غیر معمولی شرح نہیں ہے۔ اگر احباب بالاقساط سال کے دوران میں ادا فرما دیا کریں۔ تو بڑی آسانی سے ادا کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال اب جبکہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں۔ اور مہمان نوازی کے فرائض کے لئے اخراجات کی فوری ضرورت ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ احباب اور بالخصوص عہدیداران جماعت اس اہم چندے کی ادائیگی اور وصولی کی طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

محکمہ تعلیم توجہ کرے

اس اشاعت میں ہم کسی دوسری جگہ ایک مراسلہ شائع کر رہے ہیں۔ جس میں مراسلہ نگار نے تاریخ کی ایک درسی کتاب موسومہ "تاریخ ہند و پاکستان" کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس کتاب کا ناشر "انصاری ریاض گھر ۱۷ اردو بازار" ہے۔ اور چشتیہ ہائی سکول میں ہائی کلاسوں میں پڑھانے کے لئے اسکول مذکور کے ماسٹر صاحب نے تجویز کی ہے۔ اس میں نہ صرف بعض ایسی باتیں درج ہیں۔ جو پاکستان کے شہریوں کے درمیان اور حکومت کے خلاف منافرت کی خلیج وسیع کرنے والی ہیں۔ بلکہ اسلام کو بھی بدنام کرنے والی ہیں۔

چنانچہ مراسلہ مذکور میں کتاب سے دو اقتباسات بھی دیئے گئے ہیں۔ ایک اقتباس جو کتاب کے ۹۵ صفحہ سے لیا گیا ہے۔ "تحریک ختم نبوت" کے متعلق ہے۔ جو گذشتہ سال فسادات پر جا کر منتج ہوئی تھی۔ تاریخی لحاظ سے اس حادثہ ناجعہ کا ذکر قابل اعتراض نہیں۔ مگر ذکر کا جو طریق اختیار کیا گیا ہے۔ وہ جانبدارانہ ہونے کے علاوہ منافرت انگیز ہے۔ اول تو ایک تاریخ نویس کے فرائض سے یہ بعید ہے۔ کہ وہ واقعات کے تذکرہ میں کسی جانبداری کا اظہار کرے۔ اور ایسے الفاظ استعمال کرے۔ جو واقعات کے بیان کے علاوہ مصنف کی ذاتی رائے کے حامل ہوں۔ پھر ایک درسی کتاب میں ایسا کرنا تو اور بھی قابل مواخذہ ہے۔

مصنف نے اپنا نام کتاب پر ظاہر نہیں کیا۔ مگر اس کی طرز تحریر نہایت فرقہ وارانہ ذہنیت پر دلالت کرتی ہے۔ پہلی بات تو یہی ہے کہ مصنف نے احمدیوں کو "فرقہ مرزائیت" لکھا ہے۔ اس سے نہ صرف احمدیوں کی دلآزاری ہوتی ہے۔ نہ صرف ان کے خلاف عوام کے دلوں میں نفرت ابھرتی ہے۔ بلکہ قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق یہ تنابز بالالقاب بھی ہے۔ اس لئے یہ اسلامی اخلاق کے بھی منافی ہے۔ چنانچہ سورہ حجرات آیت ۱۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب۔ بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولٰئک ھم الظالمون۔

ترجمہ:۔ اے ایمان والو کوئی قوم کسی قوم کی تحقیر نہ کرے۔ شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں عورتوں کی تحقیر کریں۔ شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ۔ اور نہ ایک دوسرے کو برے لقبوں سے پکارو۔ ایمان کے بعد فسوق کا نام گناہ ہی برا ہے۔ اور جنہوں نے توبہ نہ کی وہ ظالم ہیں۔

ایک ایسے تاریخ نویس کو جو خاصکر بچوں کے لئے لکھتا ہے۔ ایسے غیر اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کرنا زیبا نہیں ہے۔ بلکہ اس کا فرض تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ بچوں کے سامنے اپنے اخلاق کا اچھا نمونہ پیش کرے۔

پھر اقتباس کی تمام عبارت سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حکومت ہی قصوروار تھی جس نے گولی چلا دی۔ اور مارشل لا نافذ کر دیا۔ اور علماء کو جیلوں میں ٹھونس دیا۔ اس عبارت سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایسا کرنا وزارت کی کمزوری تھی۔ جس پر ملک بھر میں احتجاج ہوا۔ حالانکہ وزارت کی کمزوری یہ تھی۔ کہ اس نے شورش کو پنپنے دیا۔ اور شروع ہی میں اس کا علاج نہ کیا۔ اور جیسا کہ فسادات کی تحقیقاتی عدالت نے اپنی رپورٹ کے آخر میں لکھا ہے۔

"ہمیں یقین واثق ہے۔ کہ اگر احرار کے مسئلے کو سیاسی مصالح سے الگ ہو کر محض قانون و انتظام کا مسئلہ قرار دیا جاتا تو صرف ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس ان کے تدارک کے لئے کافی تھے۔

ہم نے یہ ایک مثال محض یہ دکھانے کے لئے پیش کی ہے۔ کہ کس طرح مصنف اپنی جانبدارانہ ہی نہیں بلکہ سراسر غلط رائے کو قوم کے بچوں کے دلوں میں گھسیڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جس سے ان کے اذہان مسموم ہو کر واقعات کے غلط تصورات کا گہوارہ بن جائیں گے۔ اور بڑے ہو کر محض تعصب و باہمی منافرت کے جذبات کا کھلونا بن جائیں گے۔ یہ ایک نہایت خطرناک بات ہے۔ جس سے قوم کے بچوں کو محفوظ رکھنا حکومت کے فرائض اولین میں سے ہے۔

مصنف نے سلطان محمود غزنوی کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا ہے۔ وہ بھی اسلام کو بدنام کرنے والا ہے۔ اس کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ غیر مسلم جو اسلام پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ یہ اپنی اشاعت کے لئے تلوار کا محتاج ہے۔ وہ الزام بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ خود مسلمانوں کو اس کا اعتراف ہے۔ کہ ان کے بادشاہ دوسرے ممالک پر تبلیغ اسلام کے لئے جارحانہ حملے کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ محمود غزنوی کے حملے محض ملکی تھے۔ جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ پہلے پنجاب کے راجہ جے پال نے غزنی پر حملہ کیا۔ اور جب وہ بری طرح گھر گیا۔ تو خراج دینے کے وعدہ پر سلطان محمود غزنوی کے والد سلطان سبکتگین سے صلح کر لی۔ مگر اپنے وطن میں واپس پہنچ کر وعدہ خلافی کا مرتکب ہوا۔ اور اس طرح ہندوستان اور سلطنت غزنی کے درمیان جنگ و جدل کی بنیاد رکھ دی۔ لئے پے در پے اس پر حملے کئے۔ جو اس لحاظ سے مدافعانہ سمجھے جا سکتے ہیں۔ مگر تاہم یہ محض ملکی معاملات تھے۔ اور اسلام کی تبلیغ کو اس سے کوئی تعلق واسطہ نہیں تھا۔ سوا اس کے کہ سلطان اور اس کے سپاہی اسلام کے پابند تھے۔ ورنہ ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ کرنے والے تو اور ہی لوگ تھے۔ جو درویش تھے۔ جنہوں نے اپنے اسلامی اخلاق کے نمونہ سے یہاں عوام کو مسلمان بنایا۔ اور اسلام کی اشاعت کی۔

اس لحاظ سے بھی یہ کتاب ایسی ہے۔ جو بچوں کے لئے تو کیا۔ عام مسلمانوں کے مطالعہ کے بھی قابل نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ان کے دلوں میں اسلام کا غلط تصور اجاگر کرتی ہے۔ اور اسلام کو دنیا میں ایک جابر دین کے طور پر پیش کرتی ہے۔ جس میں کوئی ذاتی خوبی نہیں۔ بلکہ جو اپنی اشاعت کے لئے تلوار کا مرہون ہے۔

ہم نے نہ صرف حکومت اور محکمہ تعلیم بلکہ تمام مسلمانوں کی توجہ اس کتاب کی طرف دلاتے ہیں۔ اور دردمندانہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ اس قبیل کی کتابیں کم از کم بچوں کے درس و تدریس کے لئے تو مقرر نہیں ہونی چاہئیں۔

132

جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت سے خطاب

ایک خبر پر تبصرہ اور جلسہ سالانہ پر آنے والوں کو نصیحت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے چودہ سال قبل ۲۸ دسمبر ۱۹۴۰ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو علمی تقریر فرمائی تھی۔ اس کے ابتداء میں حضور نے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کی ایک خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے بعض خیالات کا اظہار فرمایا تھا۔ اسی طرح جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کو حضور نے بعض نصائح فرمائی تھیں۔ یہ تقریر چونکہ اب کتابی صورت میں شائع ہونے والی ہے۔ اس لئے حضور کی ہدایت کے ماتحت اس تقریر کا ابتدائی حصہ افادۂ احباب کے لئے علیحدہ شائع کیا جاتا ہے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زودنویسی)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

پیشتر اس کے کہ میں اپنا

آج کا مضمون

شروع کروں۔ میں سول اخبار کی ایک آج کی خبر کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جو میری کل کی تقریر کے بارہ میں اس میں شائع ہوئی ہے کسی نے کہا ہے ؎

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

یعنی وہ چور بھی کیسا بہادر ہے جو چوری کرنے کے لئے ہاتھ میں لیمپ لے کر آتا ہے۔ حالانکہ لیمپ کی روشنی کی وجہ سے لوگ اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اور اس کی چوری کے چھپے رہنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ پہلے بھی "سول" میں جھوٹ بولا گیا تھا۔ جب اس کا ایک نمائندہ اس وقت مجھ سے ملاقات کرنے کے لئے آیا۔ جب میں نے اپنی وصیت کا اعلان کیا تھا۔ وہ خود ہی سوالات کرتا گیا۔ اور میں اس کی باتوں کا جواب دیتا رہا۔ جب وہ اٹھنے لگا۔ تو میں نے کہا کہ مجھے

اخبار والوں کا بڑا تلخ تجربہ

ہے۔ اور میں ڈرتا ہوں۔ کہ آپ کوئی ایسی بات شائع نہ کریں۔ جو واقعات کے لحاظ سے غلط ہو۔ میں چونکہ ایک ایسی جماعت کا امام ہوں۔ جو چاروں طرف سے اعتراضات کا ہدف بنی ہوئی ہے۔ اس لئے اگر آپ نے کوئی غلط بات درج کر دی۔ تو لوگوں کو اور زیادہ اعتراض کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ وہ کہنے لگا۔ آپ بالکل فکر نہ کریں۔ ہم لوگ بہت دیانتدار ہیں اور کوئی بات خلافِ واقعہ درج نہیں کیا کرتے۔ اس کے بعد وہ چلا گیا۔ اور پھر اس نے جو رپورٹ شائع کی۔ اس میں واقعات کو بہت کچھ بگاڑ دیا گیا تھا۔ اخبارات والوں میں چونکہ ایک دوسرے کے متعلق رقابت ہوتی ہے۔ اس لئے "سٹیٹسمین" کو جب معلوم ہوا کہ

سول کا نمائندہ

وہاں گیا تھا۔ تو اس نے بھی اپنے ایک نمائندہ کو بھیجا۔ مگر باوجود اس کے کہ اسے صرف پندرہ بیس منٹ ہی وقت دیا گیا تھا۔ اس نے جو رپورٹ شائع کی۔ وہ ایسی غلط نہیں تھی۔ جیسے سول اخبار کے نمائندہ کی۔ بعض غلطیاں اس میں بھی تھیں۔ مگر وہ قابل برداشت تھیں باقی تمام رپورٹ شریفانہ رنگ میں لکھی گئی تھی

بعض دوستوں کو یہ بھی شکوہ ہے کہ سول اخبار کا لہجہ چھچھورا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ یہ شکوہ ایسا اہم نہیں۔ وہ ایک دنیوی اخبار ہے کوئی مذہبی پرچہ نہیں۔ اور جو اخبار محض دنیوی ہو۔ اور جس کے شائع کرنے کی غرض یہ ہو۔ کہ ایک ایک آنہ پر اس کے پرچے بک جائیں۔ اس کے متعلق یہ امید رکھنا کہ اس کی زبان چھچھوری نہ ہو۔ صحیح نہیں۔ ایسے

اخبارات شائع کرنے والوں کی غرض

صرف یہ ہوتی ہے کہ زبان ایسی ہو جس سے لوگ حظ اٹھائیں۔ اور ان کا پرچہ فروخت ہو جائے بہرحال مجھے اس پر اعتراض نہیں۔ مجھے اعتراض یہ ہے کہ بعض باتیں واقعات کے لحاظ سے اس میں

بالکل غلط

لکھ دی گئی ہیں۔ مثلاً دکھا دیا جو ۲۸ سو جہازوں والا تھا۔ اور جسے کل میں نے تفصیلاً بیان کیا تھا۔ اس کا ذکر میں نے سول کے نمائندہ کے سامنے بھی کیا تھا۔ مگر اس نے رپورٹ شائع کرتے وقت جہازوں کی تعداد ۲۸ سو کی بجائے ۴۲ سو لکھ دی۔ جس کی سوائے اس کے اور کیا غرض ہو سکتی ہے۔ کہ پڑھنے والوں کو جب معلوم ہو کہ خواب میں تو ۴۲ سو جہاز بتلائے گئے تھے۔ اور امریکہ سے ۲۸ سو جہاز بھیجے گئے۔ تو ان پر یہ اثر ہو کہ خواب جھوٹا نکلا۔ پھر وہ خود ہی سوال کرتا گیا کہ آپ کے بیٹے کتنے ہیں۔ آپ نے شادیاں کتنی کیں۔ اب ان باتوں کے جواب میں یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر شروع کر دیتا۔ جب وہ میری ذات کے متعلق باتیں دریافت کر رہا تھا۔ تو میرا فرض تھا کہ میں انہی باتوں کا جواب دیتا۔ مگر اس نے اخبار میں میرے متعلق یہ لکھ دیا کہ وہ اس عرصہ میں اپنی ذات کے متعلق ہی باتیں کرتے رہے۔ حالانکہ یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ وہ سوال تو میرے متعلق کرتا اور میں جواب میں پرانے تاریخی واقعات بیان کرنا شروع کر دیتا۔ یا قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر شروع کر دیتا۔ اب کل کی تقریر کے متعلق بھی اس نے ایسا ہی کیا ہے۔ اور چونکہ اس نے ایک ایسی بات میری طرف منسوب کی ہے۔ جو

ہمارے عقیدہ کے خلاف

ہے۔ اس لئے میں اس کی تردید کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

سول نے لکھا ہے کہ میں نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ ہم تشدد کے قائل نہیں۔ اور یہ کہ ہم گورنمنٹ کو دکھا دیں گے۔ کہ ہم کیسے ہیں۔ اب ان الفاظ کا سوائے اس کے اور کیا مفہوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہم گورنمنٹ کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے۔ بم پھینکیں گے۔ پستول چلائیں گے اور

قتل و خونریزی کا ارتکاب

کریں گے۔ حالانکہ شروع دن سے جماعت احمدیہ جس عقیدہ پر قائم ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہمیں کسی قسم کے فتنہ و فساد میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ پس یہ بالکل جھوٹ ہے۔ جو سول نے میری طرف منسوب کیا۔ احرار کی شورش کے زمانہ میں گورنمنٹ صراحتاً ہمارے خلاف حصہ لیتی تھی۔ اس وقت کے گورنر صاحب باوجود اس کے کہ ذاتی طور پر مجھ سے دوستی کا اظہار کیا کرتے تھے۔ انہیں سلسلہ سے کوئی پرخاش تھی۔ اور وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ جماعت احمدیہ حکومت کی وفادار نہیں "اتفاقاً" انہیں اس وقت ڈپٹی کمشنر بھی ایسا مل گیا۔ جس نے اپنا فائدہ اسی میں سمجھا کہ ہمیں بدنام کرے۔ چنانچہ انہوں نے پوری کوشش کی۔ کہ جماعت کو بدنام کیا جائے۔ مگر ہم نے ایسے رنگ میں مقابلہ کیا کہ اپنے اصول کو بھی نہ چھوڑا اور گورنمنٹ کو بھی شکست کھانی پڑی۔ اس وقت جھوٹی رپورٹیں بھی کی گئیں۔ جھوٹے مقدمات بھی بنائے گئے۔ اور ہر رنگ میں ہمیں دکھ دینے اور دنیا کی نگاہ میں ہمیں

ذلیل کرنے کی کوشش

کی گئی۔ مگر ہم نے ان سب باتوں کو برداشت کیا۔ اور شرافت کے ساتھ اسلامی طریق سے مقابلہ جاری رکھا۔ اور آخر گورنمنٹ کو نیچا دیکھنا پڑا پس جبکہ پنجاب گورنمنٹ کے بعض افسر اس فتنہ میں شامل تھے۔ اور جبکہ ضلع کے حکام دیدہ دانستہ ہمارے خلاف شرارتیں کر رہے تھے۔ اس وقت بھی ہم نے اس طریق کو اختیار نہ کیا۔ تو اب جبکہ لوکل افسروں کی بزدلی کا میں ذکر کر رہا تھا۔ یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ میں دھمکی دے دیتا۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کی پالیسی جماعت کے خلاف ہے۔ اور اگر اس نے اس پالیسی میں تبدیلی نہ کی۔ تو اسے اس کے نتائج دیکھنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ پس یہ بات بالکل جھوٹ ہے۔ اور نہ صرف

عقل کے خلاف

ہے۔ بلکہ ہمارے سلسلہ کی تعلیم بھی اس کے مخالف ہے۔

پھر ایک اور عجیب بات اس نے لکھی ہے جسے پڑھ کر مجھے ہنسی آئی۔ کہ میں نے اپنی تقریر

پر کہا جب تک میں خدا تعالےٰ کی راہ نمائی کے ماتحت کام کر رہا ہوں اس جہاز کو حفاظت کے ساتھ چلاتا جاؤں گا۔ اور ہر قسم کے خطرات سے اسے محفوظ رکھوں گا۔ حالانکہ نہ میں نے اس کا ذکر کیا۔ اور نہ ہی اس قسم کا کوئی مضمون تھا۔ معلوم ہوتا ہے غیر مبائعین کے متعلق میں نے جو یہ الہام سنایا تھا۔ کہ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ غالباً اس رپورٹر کے دماغ نے اس الہام کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ تعجب ہے کہ ایسا ذمہ دار اخبار ایسے کو دن لوگوں کو رپورٹ لینے کے لئے کیوں بھیج دیتا ہے۔ جو بات کو پورے طور پر سمجھنے کی بھی اہلیت نہیں رکھتے۔ ایسی

خلافِ واقعہ رپورٹیں

خود اخبار کے لئے مضر ہوتی ہیں۔ اور چونکہ متواتر اس نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ اس لئے میں نے اس کی علانیہ تردید کرنی ضروری سمجھی ہے۔ چنانچہ پہلے تو میری خواب کا ذکر کرتے ہوئے اس نے جہازوں کی تعداد اٹھائیس کی بجائے چوبیس سو لکھ دی۔ پھر اس طرح لکھ دیا۔ کہ وہ دوران گفتگو میں اپنی ذات کے متعلق ہی باتیں کرتے رہے۔ اور اب اس نے ہمارے اصول پر حملہ کر دیا۔ خواہ یہ حملہ عمداً و دانستہ ہو۔ اور خواہ بے وقوفی کے نتیجہ میں بہر حال افسوسناک ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ

سول کا رویہ

ہمیشہ ہمارے خلاف ہوتا ہے (دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سنہ ۱۹۴۰ء کی تقریر ہے۔ اور اس میں اس وقت کی سول کا ذکر ہے۔ آجکل کی سول اخبار پر حملہ نہیں ہے) حالانکہ "سٹیٹسمین" نے کبھی اس قسم کی شکائت کا موقعہ پیدا ہونے نہیں دیا۔ بہر حال یہ بات چونکہ ہمارے اصول کے خلاف تھی۔ اس لئے میں نے اس کی تردید کرنی ضروری سمجھی۔ ورنہ ہمیں نہ سول کے جھوٹ کی پرواہ ہے۔ اور نہ ہم اس کے نمائندوں کی کوئی حقیقت سمجھتے ہیں۔

اب میں اس مضمون کو شروع کرتا ہوں جس کے نوٹ اس موقعہ پر بیان کرنے کے لئے میں نے لکھے ہوئے ہیں۔

مجھے اس دفعہ افسوس کے ساتھ اس شکائت کا علم ہوا ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ یہاں آکر مہمانوں میں

عبادت اور ذکر الٰہی

کے متعلق زیادہ مستعدی پیدا ہوتی۔ مساجد میں ان کی حاضری بہت کم ہو گئی ہے۔ ایک دن تو نماز کے وقت مسجد مبارک میں اتنی قلیل حاضری تھی کہ مسجد کا ایک حصہ خالی نظر آ رہا تھا۔ حالانکہ اس سے پہلے تمام مسجد بھر جایا کرتی تھی پھر مسجد کا چھت لوگوں سے بھر جاتا تھا۔ اور پھر گلیوں میں بھی دور دور تک لوگ صفیں باندھ کر نماز پڑھنے پر مجبور ہوجاتے تھے۔ اور وہ صفیں مدرسہ احمدیہ کے بورڈنگ تک پہنچ جایا کرتی تھیں۔ مگر اس دن جب میں نے نماز ختم کی۔ تو مسجد کے نچلے حصہ میں بھی ابھی ایک دو سطریں باقی تھیں۔ حالانکہ مسجد کا نچلا حصہ صرف قادیان کے رہنے والوں سے ہی بھر جایا کرتا تھا۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ مہمانوں نے ایک

اعلیٰ درجہ کی عبادت

بجا لانے میں سستی سے کام لینا شروع کر دیا ہے حالانکہ مسجد مبارک وہ ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ جو کام بھی اس جگہ کیا جائے گا۔ وہ مبارک ہوگا۔ اگر کوئی شخص قادیان آکر بھی فائدہ نہیں اٹھاتا۔ نہ وہ مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہوتا ہے۔ اور نہ ہی سلسلہ کی ترقی کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ تو اس کا آنا اپنے اندر کوئی معنے نہیں رکھتا۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ

نیکی کے مواقع

سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنی سستی اور غفلت سے انہیں ضائع نہ کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو نیکیوں کے حصول کے لئے ایسے بے تاب رہتے تھے کہ ایک دفعہ مجلس میں کسی صحابی نے ذکر کی کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے۔ کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کے جنازہ کے ساتھ جائے۔ اور دفن ہونے تک وہیں ٹھہرا رہے۔ اسے

دو قیراط ثواب

ملے گا۔ اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ دوسرے صحابہؓ نے جب یہ بات سنی۔ تو وہ اس صحابی پر ناراض ہوئے۔ اور کہنے لگے بدبخت تو نے پہلے یہ بات ہمیں کیوں نہ بتائی۔ معلوم نہیں ہم اب تک کتنے قیراط ضائع کر چکے ہیں تو دوستوں کو ان دنوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اپنے اوقات اللہ تعالےٰ کی عبادت ذکر الٰہی اور دعاؤں میں صرف کرنے چاہئیں۔

ایک ضروری مراسلہ

مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل لاہور

السلام علیکم۔ ایک امر کی طرف جناب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ میرا لڑکا چشتیہ ہائی سکول میں نہم جماعت میں تعلیم حاصل کر رہا ہے پرسوں اسے سکول کے ماسٹر صاحب کی طرف سے جو کہ تاریخ پڑھاتے ہیں کہا گیا۔ کہ تاریخ کی کتاب موسومہ "تاریخ ہندوپاکستان" ناشر انصاری ریاض گھر ۱۷ اردو بازار لاہور تمام لڑکے خریدیں چنانچہ میرا لڑکا بھی وہ تاریخ کی کتاب خرید کر لایا۔ اتفاق سے کل رات میں اس کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ تو مندرجہ ذیل مضمون میری نظر سے گزرا جسے پڑھ کر مجھے افسوس ہوا کہ محکمہ تعلیم ایسی کتابوں کی اجازت کیسے دے دیتا ہے۔ جس کے باعث بچوں کے ذہن میں طبقاتی یا مذہبی کدورت پیدا کی جائے۔ اور خاص طور سے احمدیت کے خلاف نہائت نمایاں طور سے مخالفت کی گئی ہے۔ آپ خود بھی اس کے متن کو ملاحظہ فرمائیں۔

کتاب تاریخ ہندوپاکستان ص۹۵ ناشر الف دی ریاض گھر ۱۷ اردو بازار لاہور)

"۱۹۵۳ء کے شروع میں فرقہ مرزائیت کے خلاف تحریک ختم نبوت۔ زور پکڑ چکی تھی۔ چنانچہ علمائے کرام کی مجلس عمل نے حکومت کے سامنے دو مطالبات پیش کئے۔ اول یہ کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ دوسرے یہ کہ سر ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ کے عہدے سے علیحدہ کر دیا جائے لیکن ان ہر دو مطالبات کو حکومت نے مسترد کر دیا نتیجۃً صوبہ بھر میں شہر بشہر جلسے جلوس ہوئے اور اشتعال انگیز مظاہرات کئے گئے۔ حکومت نے لاہور میں گولی چلا دی۔ اور مارشل لاء نافذ کر دیا۔ علمائے کرام کو جیلوں میں ٹھونس کر تحریک کو سختی سے دبا دیا گیا۔ وزارت کی یہ ایک کھلی کمزوری تھی۔ جس پر ملک بھر میں پر زور احتجاج ہوا۔ چنانچہ گورنر جنرل نے اپنے اختیارات خصوصی سے خواجہ ناظم الدین کو وزارت سے برطرف کر دیا۔"

مندرجہ بالا اقتباس پڑھ کر آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مصنف نے نہ صرف احمدیت کے خلاف بلکہ حکومت کے خلاف بھی تعلیم کی نصابی کتاب میں کس دیدہ دلیری کا ثبوت دیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ محکمہ تعلیم کو اس طرف توجہ دلائیں گے۔ اور انہیں مجبور کریں گے کہ ایسی کتابوں کو ردی کی ٹوکری میں ڈلوا دیا جائے بجائے اس کے کہ سکول کے بچوں کے بستوں کی زینت بنیں۔

مصنف کی ضمیر کی مجرمانہ حالت یہ ہے۔ کہ کتاب پر کہیں بھی ان کا نام نامی نہیں ہے۔ مصنف کی قابلیت کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو لکھتا ہے۔

"محمود غزنوی کے حملوں کی غرض و غائت ہندوؤں کے ظلم کی روک تھام تبلیغ اسلام اور سلطنت کی توسیع تھی۔" ص۱۰۱

یعنے خود ہی مان رہے ہیں کہ بزور شمشیر محمود غزنوی تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔ خاکسار عبدالغنی از لاہور

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی کی علالت

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) ربوہ سے تحریر فرماتے ہیں۔

مورخہ ۳۰-۱۰/۵۴ کی شب کو مجھ پر شدید طور پر نروس بریک ڈاؤن Nervous Break Down کا حملہ ہوا۔ جس کے باعث اس وقت تو میری حالت سخت نازک ہو گئی تھی۔ لیکن اب بفضلہ تعالےٰ رو بصحت ہوں۔ اس حملہ کا میرے بائیں بازو پر اور بائیں جبڑے پر بھی سخت اثر ہوا ہے۔ بازو تو اس وقت تک بالکل بے حس ہے۔

احباب محترم صوفی صاحب کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

عہدہ داران مال کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

مالی سال رواں کے چھ ماہ از مئی ۱۹۵۴ء تا اکتوبر ۱۹۵۴ء ختم ہو چکے ہیں۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ عہدہ داران مال کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے ممبران کے بجٹ چھ ماہ اور وصولی کا جائزہ لیں۔ اور جن جن احباب کے ذمہ چندوں کا بقایا نکلے۔ ان سے واجب الادا بقایا اسی ماہ میں ادا کرنے کی پوری سعی فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت

(۱) خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۴ء بروز بدھ مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالستار خادم قائد خدام الاحمدیہ نوشہرہ (۲) مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو محمد ابراہیم صاحب دریا خاں مری کے ہاں اللہ تعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ اور عمر دراز عطا فرمائے۔ صادق احمد دکاندار دریا خاں مری ضلع نواب شاہ سندھ

اِسلام اپنی اشاعت کیلئے طاقت وقوت کا سہارا نہیں لیتا

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا پاکیزہ نمونہ

از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

133

کسی شخص یا جماعت کا سیاسی نقطۂ نظر اگر دنیوی اقتدار ہو۔ اور وہ اسے اپنا نصب العین قرار دے لے۔ اور پھر اس کے لئے رات دن جدوجہد کرے تو ہر شخص کہے گا کہ یہ شخص اپنے اعلان کے مطابق کام کر رہا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص یا جماعت اپنا نصب العین اسلام کی اشاعت قرار دے اور ہر موقعہ پر اس کا اعلان کرے کہ ہم صرف اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے علمبردار ہیں لیکن دنیاداروں کی طرح رات دن دنیاوی اقتدار کے حاصل کرنے میں سرگرداں رہے تو ہر شخص یہی کہے گا۔ کہ یہ جماعت درحقیقت اقتدار کی بھوکی ہے۔ مگر اپنے اس مقصد کو اسلام کے نام کے نیچے چھپا کر حاصل کرنا چاہتی ہے۔ یہ طریق صحیح طریق نہیں۔

اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلام کا نام لے کر زمینی اقتدار اور حکومت حاصل کرنا ہرگز پسندیدہ نہیں۔ اسلام کی اشاعت و حفاظت وہ پاکیزہ اور بلند نصب العین ہے جسے دنیوی آلائشوں سے آلودہ نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے پردہ میں عوام کو ایک طرح سے مغالطہ دے کر برسر اقتدار آنے کی سعی کرنا ایک مذموم فعل ہے یقیناً ایسا طریق اختیار کرنے والے آسمانی برکتوں سے محروم رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اگر چند روزہ اقتدار مل بھی جائے۔ تو شاید عارضی طور پر مل جائے ورنہ یہ خیال کہ اس کے ذریعہ سے اسلام کی اشاعت و حفاظت کا کام ہو سکے گا۔ یہ سراسر محال اور ناممکن ہوتا ہے۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے۔ کہ اسلام کی حفاظت اور اشاعت اللہ تعالیٰ کے بے نفس اور مخلص بندوں کے ذریعہ ہی ہوتی آئی ہے۔ دنیوی اقتدار کے طلبگار اس نیک کام کو سرانجام نہیں دے سکتے۔ اور یہ امر بجائے خود اسلام کی حقانیت اور اس کے منجانب اللہ ہونے پر واضح دلیل ہے۔ اس بارے میں اسلامی جماعت والوں کی مسلمہ مثال عرض ہے

حضرت سید علی مخدوم ہجویری رضی اللہ عنہ المعروف حضرت داتا گنج بخش کے متعلق ابو صلاح صاحب اصلاحی مدیر کوہستان راولپنڈی لکھتے ہیں:۔

"حضرت داتا صاحب ۴۳۱ھ سنہ ہجری میں پنجاب تشریف لائے۔ جب حضرت لاہور پہونچے۔ تو سورج غروب ہو چکا تھا۔ اور آپ نے راوی کے کنارے کفرستان ہند کے سینہ میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا۔ اور وہ کام کیا جو محمود غزنوی کے حملوں اور مسلمانوں کی ہزار برس کی حکومت انجام دینے سے قاصر رہی۔ آپ نے طاقت اور قوت کا سہارا نہیں لیا۔ بلکہ آپ نے کفار و مشرکین کے دلوں کے دروازے کھٹ کھٹائے اور محض تبلیغ اور اپنے پاکیزہ اور صالح عمل سے لوگوں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ آپ کی ذات میں اتنی کشش اور آپ کے عمل میں اتنی جاذبیت اور روحانیت تھی کہ جو دیکھتا آپ کی طرف کھنچ جاتا۔ ان کھنچنے والوں میں لاہور کا ہندو گورنر راجو بھی تھا۔ جو پرتھوی راج کا بھائی تھا۔ یہ حضور داتا کے ہاتھ پر ایمان لایا اور آپ نے اس کا نام شیخ ہندی رکھا۔ اس مرید باصفا کا مزار حضرت کے مزار کے ساتھ ہے"

(ہفت روزہ "چٹان" لاہور یکم نومبر ۱۹۵۴ء)

حضرت داتا گنج بخشؒ کا یہ نمونہ بتلاتا ہے کہ اسلام کے حقیقی شیدائی کس طرح کام کرتے ہیں۔ وہ لوگ دنیوی جاہ و حشمت کے بھوکے نہیں ہوتے۔ اور حکومت کی گدیوں کو حاصل کرنے کے لئے اسلام کا نام لے کر غلط طور پر اشاعت اسلام کے مدعی نہیں بنتے۔ ایسے برگزیدہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ عظیم الشان برکات دیتا ہے اور ہمیشہ ہمیش کے لئے ان کا نام زندہ رہتا ہے

اسلامی جماعت کا فرض ہے۔ کہ اگر ان کے دل میں اسلام کی اشاعت اور حفاظت کا حقیقی جذبہ ہے۔ تو وہ دنیا طلبی کے نصب العین سے الگ ہو کر سلف صالحین کے آزمودہ طریق کار کو اختیار کریں۔ بے شک یہ درست ہے کہ اسلام کامل دین ہے۔ اور اس میں انسانوں کی تمدنی اور سیاسی رہنمائی کے لئے بھی کامل اصول موجود ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کہنا کہ اسلام سے سیاست جدا نہیں درست ہے۔ مگر دوسری طرف یہ ایک خود فریبی ہے کہ انسان سیاسی اقتدار کو نصب العین قرار دے کر اسلام کی اشاعت کے دعوے کو اس کے لئے ذریعہ اختیار کرے اسلام کی اشاعت انہی طریقوں سے ہو سکتی ہے جو ہمارے بزرگ اولیاء اور علماء ربانی اختیار کرتے رہے ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے "طاقت اور قوت کا سہارا نہیں لیا بلکہ آپ نے کفار و مشرکین کے دلوں کے دروازے کھٹکھٹائے اور محض تبلیغ اور اپنے پاکیزہ اور صالح عمل سے لوگوں کو مشرف بہ اسلام کیا" کیا ان الفاظ سے ان لوگوں کی پردہ دری نہیں ہوتی جو آج "اسلامی جماعت" کہلا کر طاقت و قوت کو اپنا سہارا بنا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب تک ہمیں اقتدار نہ ملے ہم تبلیغ اسلام نہیں کر سکتے

حالانکہ اسلام کی تبلیغ کے لئے محض روحانیت کی ضرورت ہے۔ وہ اس سے تہی دامن ہیں۔ سچ ہے کہ دنیاداری کی زنجیروں کے قیدی یہ مقدس فریضہ ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے سے

از رہِ دیں پروری آمد عروج اندر نخست
باز ہے آید اگر آید ازیں رہ بالیقین

احباب میٹرک پاس نوجوانوں کو

جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ معلوم فرما کر کہ امسال جامعہ احمدیہ میں صرف ایک میٹریکولیٹ طالب علم داخل ہوا ہے آپ نے ۸ر اکتوبر ۱۹۵۴ء اور اس سلسلہ میں ۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۴ء کے خطبہ جمعہ میں وقف کی اہمیت کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔

احباب نے یہ خطبے پڑھ لئے ہوں گے۔ اب ہم منتظر ہیں کہ جماعت اپنے فرض کو پہنچان کر میٹرک پاس نوجوانوں کو خدمت دین کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل کرائے۔

ضلع کے امراء صاحبان سے امید ہے کہ وہ کم از کم ایک ایک میٹریکولیٹ طالب علم اپنے اپنے ضلع سے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے بھجوا کر اپنی ذمہ داری سے ایک حد تک عہدہ برآ ہوں گے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ایسے طلبہ کا خرچ جماعتیں خود برداشت کریں۔ لیکن اگر کسی ضلع کے لئے اس میں دشواری ہو تو جامعہ احمدیہ ایسے طالب علموں کو وظیفہ دینے کے لئے بھی تیار ہے۔

امید ہے کہ ضلع کے امراء کوشش کر کے ایک ایک طالب علم جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے فوراً بھجوانے کا انتظام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو کامیاب فرمائے۔ آمین

(پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ)

نہایت مفید ٹریکٹ

جماعتیں فوری توجہ فرماویں

الفضل کی ایک قریبی اشاعت میں عراق کے اخبار الانباء کا عربی مضمون مع اردو ترجمہ شائع ہوا ہے بہت سے احباب نے تقاضا کیا ہے۔ کہ اسے علیحدہ ٹریکٹ کی صورت میں بھی شائع کیا جائے۔ چنانچہ یہ مضمون عمدہ طور پر بطور ٹریکٹ شائع کیا جا رہا ہے۔ بڑے سائز کے آٹھ صفحے ہوں گے۔ اس ٹریکٹ کی قیمت مع محصولڈاک آٹھ روپے فی سینکڑہ ہوگی۔ ایک نسخہ کے لئے ۲۰ر کے ٹکٹ بھجوائے جائیں۔ احباب جماعت مطلوبہ تعداد سے مطلع فرما دیں۔ اور رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ وی پی کر دیا جائے گا۔ (مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

یہ امر بار بار نوٹس میں آ رہا ہے۔ کہ بعض جماعتوں کے سیکرٹریان مال چندہ جات کی رقوم مرکز میں بھجواتے وقت کمیشن منی آرڈر اور اخراجات خط و کتابت رقم چندہ جات سے وضع کر لیتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔ اس سے چندہ کے حسابات میں پیچیدگی پیدا ہوتی ہے۔ اسلئے جملہ سیکرٹریان مال کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ جات کی رقوم مرکز میں بھجواتے وقت کمیشن منی آرڈر و اخراجات خط و کتابت اس میں وضع نہ کیا کریں۔ بلکہ ایسے اخراجات مقامی فنڈ سے ادا کیا کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ریڈ کراس سوسائٹی

خدمت خلق کا سب سے بڑا بین الاقوامی ادارہ

ریڈکراس کا ادارہ تقریباً ایک صدی سے قائم ہے۔ اور دنیا کے گوشے گوشے میں اس کا خیر مقدم دلی اطمینان اور تشکر سے کیا جاتا ہے۔ اس ادارے کے متعلق تذبذب، عدم اعتماد اور خوف کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ ریڈکراس کی اس بے مثل حیثیت کو اس لئے بھی دوام حاصل ہے۔ کہ اس سے عوام کو شفقت و محبت کا پیغام ملتا ہے۔ اور اس کی نظر میں دوست و دشمن کا کوئی امتیاز نہیں اس کی ہمہ وقت اعانت تمام حاجت مند افراد کو بلا تمیز رنگ و نسل میسر آتی ہے۔

ریڈکراس پر بین الاقوامی ریڈکراس کمیٹی کا کنٹرول ہے۔ جس کا صدر مقام جنیوا، سوئٹزرلینڈ، میں ہے۔ اس کمیٹی کے تمام ارکان سوئٹزرلینڈ کے باشندے ہیں اس ادارے کی سرگرمیاں خالصتہً بین الاقوامی نوعیت کی ہیں۔ ابتداء میں ریڈکراس بین الاقوامی کمیٹی کی داغ بیل اُس وقت ڈالی گئی تھی۔ جب ہنری ڈونانٹ ایک سوئٹزرلینڈ کے باشندے نے ایک کتابچہ شائع کیا۔ جس میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ کس طرح طبی امداد مہیا نہ ہونے کے سبب سلفرینو (اٹلی) کے میدان جنگ میں مجروح سپاہیوں کو سسک سسک کر دم توڑنے کے لئے چھوڑ دینا پڑا۔ ڈونانٹ نے ایک مستقل رضاکار انجمن کی ضرورت پر زور دیا۔ اور توقع ظاہر کی۔ کہ مختلف قوموں کے فوجی لیڈر کنونشن کے منظور کردہ کسی ایسے مقدس عالمگیر اصول پر صاد کریں گے۔ جو مختلف یورپی ممالک کے زخمیوں کی امدادی سوسائیٹیوں کے قیام کا باعث ثابت ہوگا۔

ڈونانٹ کی اپیل نے زبردست اثر کیا۔ اور محض یورپی ملکوں کی بجائے دنیا بھر کی ۶۳ اقوام نے سوئٹزرلینڈ کی حکومت کی طرف سے ایک سرکاری سفارتی کانفرنس منعقد کرنے کے بعد جنیوا کنونشن کو بالآخر منظور کر لیا۔ اس کانفرنس میں یہ طے پایا کہ جو لوگ جنگی مجروحین اور مصیبت زدگان کی امداد پر متعین ہوں۔ ان کی حفاظت کی جائے ایسے کارکنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ایک علامتی نشان استعمال کریں۔ جس میں ان کے وطن کی تخصیص کا کوئی پہلو نہ نکلتا ہو۔ سوئٹزرلینڈ کے احترام کے پیش نظر جہاں ریڈکراس کے تخیل نے جنم لیا تھا سوئٹزرلینڈ کے قومی جھنڈے کے الٹے رخ کا نشان جو سرخ زمین پر سفید صلیب کا مظہر ہے۔ متذکرہ ادارے کا نشان رکھا گیا۔ یہی نشان اب دنیا بھر کی ریڈکراس سوسائیٹیوں کا امتیازی نشان ہے۔ تقریباً تمام ملکوں نے جنیوا کنونشن کے اصولوں کو جن پر ایک نئی بین الاقوامی کانفرنس نے نظرثانی بھی کی۔ ۱۹۰۶ء میں قبول کر لیا۔

عالمی ادارہ ریڈکراس کے اغراض و مقاصد

تمام ممالک میں ریڈکراس کی تحریک کو فروغ دینا۔ ریڈکراس کے بنیادی اصولوں کے محافظ کی حیثیت سے کام کرنا جنیوا کنونشن کے احکام کی پیروی کرنا۔ بے ضابطگیوں کے وقوع پذیر ہونے پر اُن کی ملامت کرنا۔ جنگ کے دوران میں بین الاقوامی ایجنسیوں کو جنگی قیدیوں اور دیگر مصیبت زدگان کی امداد کے لئے منظم کرنا قیدیوں کے کیمپوں کا معائنہ کرنا جنگی قیدیوں کو آرام و آسائش پہنچانا۔ اور ان کی ہمت افزائی کرکے اثر و رسوخ کے استعمال سے ان کی حالت بہتر بنانے کی سعی کرنا جنگ اور امن کے زمانوں میں مختلف حکومتوں اور لوگوں اور قوموں کے درمیان بدیں غرض ایک ثالث کے فرائض ادا کرنا تاکہ تباہ حال لوگوں کی مصیبت کا ازالہ ہو۔ اور انسانی ہمدردی کے کام کی تکمیل ہو سکے۔ یہ ہیں اس ادارہ کے اغراض و مقاصد۔

بین الاقوامی ریڈکراس سوسائٹی کی وسیع سرگرمیوں کا جائزہ ان مثالوں سے ملتا ہے ۱۸۷۰ء میں باسل کے مقام پر مذکورہ کمیٹی نے فرانس اور پرشیا کی جنگ کے زخمی اور بیمار سپاہیوں کے لئے ایک انفارمیشن ایجنسی قائم کی ۱۹۱۲ء میں جنگ بلقان کے دوران میں اسی قسم کی ایک ایجنسی بلگریڈ میں تشکیل کی گئی ۱۹۱۴ء میں جب پہلی عالمگیر جنگ شروع ہوئی۔ تو جنگی قیدیوں کی بھلائی کے لئے دو ہزار اشخاص پر مشتمل ایک بین الاقوامی ایجنسی بنائی گئی۔ جس میں زیادہ تر ایسے اشخاص رکھے جنہوں نے رضاکارانہ طور پر خدمات پیش کی تھیں اس ایجنسی کے ستر مختلف شعبے تیس متحارب ممالک سے آنے والی معروضات پر مناسب کارروائی کرتے اور دو ہزار سے پندرہ ہزار کی تعداد میں ہر روز خطوط کی تقسیم کا کام انجام دیتے۔ جنگ کے اس زمانہ میں اطلاعات بہم پہنچانے کے سلسلے میں خطوط کی تعداد پچاس لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔

چونکہ دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں جنگ و جدل کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ ریڈکراس اپنے مخصوص انداز میں مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ہمیشہ تیار رہتی ہے۔ جنگ کے بعد جنگی قیدیوں اور نظر بند اشخاص کی واپسی کا معائنہ ریڈکراس کے اہم ترین فرائض میں شمار ہوتا ہے اس کے علاوہ جنگ کی وجہ سے اقتصادی بدحالی سے بری طرح متاثرہ عوام کی مدد کے لئے کمیٹی ان کی خوراک کپڑوں اور ادویات کا انتظام کرتی ہے۔ بعض اوقات نیشنل ریڈکراس اداروں سے پیشیں کی جاتی ہیں اور اکثر قومیں مل کر مصیبت زدگان کی امداد پر آمادہ آتی ہیں ۱۹۴۰ء میں بین الاقوامی ریڈکراس کمیٹی نے بچوں کے تحفظ کی یونین کو قائم کرکے جملہ سرگرمیوں کے علاوہ ایک اور نیک کام کی بنیاد رکھی۔ جس کی تائید و حمایت ایک دنیا نے کی ۱۹۴۸ء میں پاکستان ریڈکراس کا میڈیکل مشن بین الاقوامی کمیٹی کے ایماء پر علاقہ آزاد کشمیر میں بھیجا گیا۔ پچھلے سالوں میں اس کمیٹی کی زیادہ تر توجہ مہاجرین اور سیلاب زدگان کے مسئلہ پر مرکوز رہی ہے۔

صحت عامہ کے تحفظ اور بحالی سے متعلق ریڈکراس کی مختلف النوع سرگرمیوں کو چند سطور میں بیان کرنا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہوگا۔ اس ادارے کی اہم خدمات میں لندن میں ایک بین الاقوامی نرسنگ سنٹر کا قیام ہے جہاں ۱۹۲۰ء سے مختلف ممالک کی گریجویٹ نرسیں بالوور رہائیتھ نرسنگ کے سپیشل کورس کی تربیت پاتی ہیں۔ تپ دق کی روک تھام کے سلسلہ میں انٹرنیشنل یونین نے ریڈکراس سوسائیٹیز کی لیگ کے شعبہ صحت میں اپنا سیکرٹریٹ مقرر کر دیا ہے بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے ریڈکراس عالمگیر اخوت و معاونت کا ایک عظیم الشان ادارہ ہے۔ اس ادارے کے فرائض میں قومی بیر اور نسلی تعصب کا شائبہ تک نہیں۔ اور یہ عظیم مقصد اس امر کی روشن دلیل ہے کہ مستقبل قریب میں جنگ و جدال سے بیٹی ہوئی دنیا کو مستقل امن نصیب ہو جائیگا۔

ہر جماعت میں معائنہ بک رکھنے کیلئے ضروری ہدایت

جماعتی کاموں کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ جماعتوں کی پڑتال اور انسپکشن ہوتی رہے۔ اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی جاتی رہے۔ اور جماعتیں قابل توجہ امور کو اپنے پروگرام میں داخل کر کے اُن کے مطابق عمل پیرا ہوں۔ اس طریق سے جماعتوں میں بیداری پیدا ہو سکتی ہے۔ مگر ہمارا موجودہ طریق یہ ہے کہ جماعتوں کی کم و بیش انسپکشن اور پڑتال تو ہوتی ہے۔ مگر سوائے چندہ اور مال کے کام کے باقی کاموں مثلاً تعلیم و تربیت، امور عامہ اور نظارت علیا سے متعلقہ کاموں کے لئے جماعتوں میں کوئی رجسٹر نہیں رکھا گیا۔ کہ پڑتال اور انسپکشن کے وقت ضروری امور کو اس میں درج کیا جائے۔ حالانکہ ایسے رجسٹر اور معائنہ بک کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر معائنہ بک نہ ہوگی۔ تو ضروری امور کا اندراج کہاں ہوگا۔ اور جماعت متعلقہ کو توجہ کیسے دلائی جائے گی۔ اندریں حالات نظارت ہذا اعلان کرتی ہے۔ کہ ہر جماعت میں معائنہ بک یعنی رجسٹر رکھا جائے۔ جو امیر جماعت یا صدر جماعت کی تحویل میں رہے۔ اور انسپکشن کے وقت اس میں ضروری امور کا اندراج ہو۔ اور جماعت متعلقہ کے لئے ہدایت درج کی جائے۔ کہ قابل توجہ امور کی اصلاح کتنے عرصہ میں ہونی ضروری ہے۔ اس معائنہ بک میں علاوہ مرکزی کارکنان کے صوبائی امیر اور امیر ضلع کے معائنہ جات کا بھی اندراج ہوگا۔ اور ضروری امور کی تعمیل کے لئے ہدایت ہوگی۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

تحریک جدید کی اُنیس سالہ فہرست اور اُس میں حصہ لینے والے مرحومین

احباب کرام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشاد مبارک واضح ہے۔ کہ جو لوگ بیس سال تک "السابقون الاولون" میں شامل ہو کر اشاعت اسلام میں مدد دیتے رہے ہیں۔ ان کے نام ایک کتاب میں شائع کئے جائیں گے۔ تا آنے والی نسل کے لئے یادگار رہیں۔ یہ لوگ ان کے لئے جو نہ صرف اُنیس سال پورے کر چکے۔ بلکہ اب سال بیسواں بھی دے چکے۔ یا دینے والے ہیں۔ اور آئندہ بھی اس نیک طریق عمل کو جاری رکھیں گے۔

اس تسلسل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت ان کا نام بھی آئے گا۔ جو وفات پا چکے ہیں۔ لیکن وہ زندگی میں متواتر اس میں حصہ لیتے رہے ہیں۔

دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ نے ہر سال کے رجسٹروں پر جہاں تک اسے علم ہوا۔ وفات پانے والوں کا نام نوٹ کیا ہے۔ مگر تاہم ابھی یہ امکان موجود ہے۔ کہ بعض وفات یافتگان کے نام پر ایسا نوٹ نہ ہو سکا ہو۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن احباب کے ایسے عزیز و اقارب وفات یافتہ ہوں۔ وہ "وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ کہ فلاں صاحب۔ فلاں جگہ کے فلاں سال فلاں فلاں جگہ سے وعدے ادا کرتے رہے ہیں۔ اور فلاں سال وفات ہوئی ہے۔ تا دفتر ان کا نام بھی فہرست میں درج کر دے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد بابو غلام محمد صاحب احمدی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بروز جمعرات ۴ نومبر کو بوقت صبح ساڑھے سات بجے اپنے مالک حقیقی کو جا ملے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ احباب اُن کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالحی احمدی سابق درویش۔ گلی منڈی آریہ سماج ڈنگہ ضلع گجرات)

سیلاب زدگان کی امداد کے لئے

مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کی مساعی

136

مجلس خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کی ایک امدادی پارٹی جو ۲۰ خدام پر مشتمل تھی۔ بروز اتوار سیالکوٹ شہر کے مکرم قائد صاحب مجلس کی زیر نگرانی پونے نو بجے صبح روانہ ہوئی۔ خدام اپنے ہمراہ ٹوکریاں۔ کدالیں وغیرہ لے گئے تھے۔ مشرقی جانب کے موضع کاکے والی میں ایک شخص غلام حسین صاحب نے مجلس سے امداد کی درخواست کر رکھی تھی۔ وہاں پہنچتے ہی کام کا جائزہ لیا گیا۔ غلام حسین مذکور کے مکان کے اندر مٹی کی بھرتی ڈالی جانی تھی۔ کیونکہ سیلاب کی وجہ سے فرش بہہ گیا تھا۔ مٹی مکان سے کافی فاصلہ سے کھود کر لانی تھی۔ خدام نے ساڑھے نو بجے سے کر پونے ۔ بجے تک تندہی سے کام کیا۔ اور مکان کے مالک کے حسب منشا مٹی ڈال دی۔ دو کمرے ۱۶ فٹ × ۲۰ فٹ اور ۱۶ فٹ × ۱۰ فٹ تھے ان ہر دو کمروں میں ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ اونچی مٹی ڈالی گئی۔ خدام کے کام کو دیکھکر اہل دیہہ حیران تھے۔ اور کہتے تھے کہ اتنی محنت اور تیزی سے تو ٹھیکیدار بھی کام نہیں کرتے۔ کام کے اختتام پر وہاں دعا کی گئی۔ واپسی پر مالک مکان اور دیگر احباب بہت شکر گذار تھے۔

یاد رہے کہ یہ غلام حسین محکمہ زراعت کا ایک معمولی چپڑاسی ہے۔ اس نے اپنے حاکم اعلےٰ اکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایگریکلچرل صاحب کی خدمت میں درخواست دی تھی۔ کہ براہ مہربانی خدام الاحمدیہ کی خدمات سے نوازا جائے۔ چنانچہ اس کی درخواست ان کی سفارش سے مجلس تک پہنچی تھی۔ (نامہ نگار)

پُرامن کاموں میں جوہری توانائی استعمال!

لندن ۹ر نومبر۔ اقوام متحدہ میں برطانیہ کے نمائندہ سر پیٹرسن ڈکسن نے کل نیویارک میں اس امید کا اظہار کیا کہ روس شاید اس بین الاقوامی منصوبہ میں شرکت کا فیصلہ کرے گا۔ جس کا مقصد جوہری توانائی کو پُرامن مقاصد میں استعمال کرنا ہے۔ جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی میں اس سوال پر بحث کے دوران میں سر پیٹرسن ڈکسن نے اس منصوبہ کو جرأت مندانہ اور عملی منصوبہ سے منسوب کیا۔ جسے سب سے پہلے گذشتہ دسمبر میں صدر آئزن ہاور نے پیش کیا تھا۔ انہوں نے کہا یہ منصوبہ کامیابی کا مستحق ہے۔ اس لئے کہ اس کے تحت یہ جذبہ کارفرما نہیں ہے کہ بین الاقوامی تعلقات کا تمام کا تمام سوال بس ایک اقدام میں طے کر دیا جائے خاص طور پر ایٹمی توانائی جیسے اہم معاملہ میں اب ارادہ یہ ہے کہ اس امید کے ساتھ ایک ایسا علاقہ ترتیب دیا جائے۔ جس میں زیادہ سے زیادہ تعاون باہمی ہو۔ اور پھر یہ تعاون برابر بڑھے۔ صاف ظاہر ہے کہ پوری طرح یہ مقصد روس کی شرکت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ حکومت برطانیہ کو امید ہے۔ کہ روسی حکومت اس میں شرکت کا فیصلہ کرے گی۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتی۔ تو بہرحال ہم ان دوسری قوموں کے ساتھ باہمی تعاون کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جو جوہری توانائی کے بین الاقوامی ادارہ کے قیام میں دلچسپی رکھتی ہوں۔ ہمیں امید ہے کہ جو لوگ خود کو اس سے منسلک کریں گے۔ انہیں کافی فائدہ پہنچے گا۔ اس سے ان ملکوں کو فائدہ ہوگا۔ جو کسی نہ کسی وجہ سے اپنے صنعتی وسائل کو ترقی نہیں دے سکتے۔ جب اس مجوزہ بین الاقوامی ادارہ کا قیام عمل میں آجائے گا۔ جس میں دنیا کے تمام علاقوں کی قوموں کو شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ تو پھر برطانوی نقطہ نظر یہ ہے کہ اس ادارہ کا اقوام متحدہ کے ساتھ کوئی مناسب رشتہ قائم ہو۔ غالباً یہ ادارہ اقوام متحدہ کا ایک خصوصی ادارہ ہوگا۔

آگے چلکر پیٹرسن نے کہا کہ امریکہ اور روس کے درمیان ان مذاکرات کے ہر مرحلہ پر برطانوی حکومت سے صلاح مشورے کئے گئے ہیں۔ جو گذشتہ سال ۸ر دسمبر کو صدر آئزن ہاور کے منصوبہ کے اعلان کے بعد ہوئے ہیں۔ نیز برطانوی حکومت اس طریقہ سے متفق ہے۔ جو حکومت امریکہ نے اختیار کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ مذاکرات بالآخر اس عظیم کام میں مغربی طاقتوں کے ساتھ روس کے قریبی تعلق کی صورت میں ظاہر ہوں گے۔ ایٹمی توانائی کے سلسلہ میں برطانیہ نے جو تجربات کئے ہیں۔ سر پیٹرسن ڈکسن نے ان کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے یہ امید ظاہر کی کہ ۱۹۵۸ء میں برطانیہ بڑی مقدار میں ایٹمی توانائی سے بجلی پیدا کرنے لگے گا۔ ویسے ایٹمی ریسرچ پر برطانیہ نے لاکھوں پونڈ صرف کئے انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں اب بھی بڑے صبر اور غیر معمولی جانفشانی اور بڑی بڑی رقمیں صرف کرنے کی ضرورت ہے۔

ضروری اعلان

بل ماہ اکتوبر ۱۹۵۴ء بھجوائے جا چکے ہیں۔ ایجنٹ صاحبان کو چاہیئے کہ ۱۲ر نومبر تک رقم بھجوا دیں۔ ورنہ بنڈل کی ترسیل روک دی جائیگی اور اس کی ذمہ داری دفتر پر عائد نہ ہوگی (مینیجر الفضل)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر اشتہارات)

جلسہ سالانہ پر الفضل کا خاص نمبر

اہل قلم اور مشتہرین اصحاب سے گذارش

خدا تعالےٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ اس موقعہ پر قارئین کی خدمت میں الفضل کا ایک خاص نمبر پیش کیا جائیگا۔ اس کی خصوصیات یہ ہوں گی۔ سرورق عمدہ۔ رنگین طباعت جس پر متعدد فوٹو بلاک ہوں گے **اہل قلم اصحاب سے** گذارش ہے کہ وہ اس خاص نمبر کے لئے مضامین ارسال فرمائیں

مشتہرین کے لئے یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ ابھی سے اپنے اشتہار کے لئے جگہ معین کروالیں۔ الفضل ایک ایسا اخبار ہے۔ جو دنیا کے کونے کونے میں پڑھا جاتا ہے۔ آپ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(مینیجر الفضل)

ایڈیٹر

ربوہ میں خدام الاحمدیہ کا چودھواں سالانہ اجتماع

دینی۔ علمی۔ ذہنی اور ورزشی مقابلے

(۲)

ورزشی مقابلے

اس شعبے کی زیر نگرانی میں مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ والی بال۔ ۱۰۰ گز کی دوڑ ۲۲۰ گز کی دوڑ۔ لانگ جمپ۔ کلائی پکڑنا۔ گولہ پھینکنا نتائج حسب ذیل ہیں۔

والی بال میٹرک ہوسٹل تی۔ آئی۔ کالج ربوہ۔ اور ربوہ کے درمیان ہوا جس میں ربوہ جیت گیا۔

والی بال سے لاہور اور احمد نگر کی ٹیموں کے درمیان ہوا جس میں احمد نگر کی ٹیم جیتی۔

۱۰۰ گز دوڑ۔ اوّل۔ اظہر محمود لاہور۔ دوم۔ جلال الدین تی۔ آئی کالج

لانگ جمپ۔ اوّل ظفر محمود صاحب کھاریاں دوم۔ اظہر محمود صاحب لاہور

۲۲۰ گز کی دوڑ ،، اظہر محمود صاحب لاہور ،، جلال الدین صاحب کالج

گولہ پھینکنا ،، محمد شریف راولپنڈی ،، رشید احمد اسحاق جامعۃ المبشرین = کلائی پکڑنا اوّل مسعود احمد شیخوپورہ دوم = نصیر احمد صاحب

اس شعبے کے نگران مکرم مولوی محمد رفیق صاحب تھے

ناظم اوقات کے ماتحت لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا لاؤڈ سپیکر کا انتظام اومیگا ریڈیو ملتان اور تی۔ آئی۔ کالج ربوہ نے کیا۔

اس شعبہ کے نگران مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب رابطہ افسر: گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی یہ شعبہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد عام نگرانی کرنا ہے کہ خدام ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مشغول رہیں اس شعبہ کے انچارج بھی ملک محمد رفیق صاحب تھے

طبی امداد:۔ مہتمم صاحب خدمت خلق مجلس مرکزیہ کے زیر انتظام طبی انتظام کیا گیا۔ شام تک ملیریا اور سر درد کے ۴۲ مریضوں کو دوائی دی گئی۔

اطفال الاحمدیہ

اطفال الاحمدیہ کے ۹۴ خیمے نصب کئے گئے جس میں ۴۸۳ اطفال شامل ہوئے۔ ان میں سے ۳۴۸ لوکل مجلس سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ۱۳۶ بیرونی مجالس کے تھے۔ کل ۵۱ مجالس نے اجتماع میں حصہ لیا۔ ورزشی مقابلے، معائنہ، مشاہدہ، پیغام رسانی اور تیز چلنے کے مقابلے ہوئے۔ جن کے نتائج حسب ذیل ہیں۔

پیغام رسانی:۔ اوّل۔ بورڈنگ ہاؤس تی۔ آئی۔ سکول۔ دوم۔ حلقہ ج ربوہ

تیز چلنا۔ اوّل محمد عثمان احمد نگر۔ دوم منصور احمد سرگودھا شہر

تقریری مقابلوں میں حبیب الرحمٰن حلقہ ج ربوہ اور محمد رشید حلقہ ب ربوہ علی الترتیب اوّل و دوم رہے

دوسرے دن کی کارروائی

بیداری: ساڑھے چار بجے سب خدام کو بیدار کیا گیا۔ اور انہوں نے نماز تہجد ادا کی۔ ساڑھے پانچ بجے صبح کی اذان ہوئی۔ نماز اور تلاوت قرآن کریم سے فارغ ہو کر پونے چھ بجے سب خدام اجتماعی ورزش کے لئے میدان عمل میں آ گئے۔

ناشتہ کے بعد دوسرا پروگرام شروع ہوا۔

علمی مقابلے:۔ مطالعہ کتب مسیح موعود کا مقابلہ ہوا۔ خدام کی تعلیمی قابلیت کی بناء پر شامل ہونے والوں کو تین مختلف معیاروں میں تقسیم کیا گیا۔ نتیجہ حسب ذیل رہا۔

معیار اوّل = اوّل۔ عبد الباسط صاحب جامعۃ المبشرین دوم۔ محمد عمر صاحب سندھی مقبول احمد صاحب ذبیح جامعۃ المبشرین ربوہ۔

معیار دوم = اوّل = محمود احمد صاحب مختار جامعہ احمدیہ دوم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر کراچی۔

معیار سوم = اوّل۔ بشیر احمد صاحب قادیانی جامعہ احمدیہ دوم = عطاء الکریم صاحب ربوہ۔

۲۔ تقریری مقابلے = ان مقابلوں میں شامل ہونے والوں کو بھی علمی قابلیت کی بناء پر تین معیاروں میں تقسیم کیا گیا۔ نتیجہ حسب ذیل رہا۔

معیار اوّل = اوّل۔ راجہ نذیر احمد صاحب ظفر کراچی

دوم = محمود احمد صاحب مختار جامعہ

معیار دوم = اوّل۔ عبد الحفیظ صاحب لاہور

دوم۔ محمد اسحاق صاحب خلیل ربوہ

معیار سوم:۔ اوّل = عطاء الکریم صاحب ربوہ

دوم = جمیل الرحمٰن صاحب و منیر الدین صاحب احمد نگر۔

فی البدیہہ تقاریر میں صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ربوہ اوّل رہے اور امین اللہ خان صاحب جامعہ احمدیہ دوم رہے

مضمون نگاری: اس مقابلہ میں بھی شامل ہونے والوں کو تین معیاروں میں تقسیم کیا گیا۔ نتیجہ حسب ذیل رہا

معیار اوّل = اوّل۔ سید عبد الحی صاحب جامعۃ المبشرین ربوہ۔ دوم۔ محمد طفیل صاحب جامعۃ المبشرین ربوہ

معیار دوم = اوّل محمود احمد صاحب مختار جامعہ احمدیہ

دوم = محمد اسحٰق صاحب خلیل ربوہ

معیار سوم = اوّل = چوہدری فضل الرحمٰن صاحب ربوہ

دوم = بشیر احمد ناصر صاحب ربوہ

ورزشی مقابلے = فٹ بال، والی بال اور ہائی جمپ کے مقابلے ہوئے۔ فٹ بال کا ۳ گول کھوڑ والی اور فضل عمر ہوسٹل کے درمیان تھا۔ اوّل الذکر ٹیم۔ جیت گئی۔ والی بال کا میدان عمل پر نہ پہنچی والی بال کا ۳ کھاریاں اور ربوہ کی ٹیموں کے درمیان تھا مقابلہ میں کھاریاں کی ٹیم جیت گئی۔ ہائی جمپ میں ظفر محمود صاحب کھاریاں اوّل رہے۔ اور سید مقصود احمد صاحب حیدرآبادی احمد نگر دوم رہے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد متعدد خدام ذہانت کے مقابلہ میں شریک ہوئے۔

اس مقابلے میں محمد اکرم صاحب اوّل رہے۔ اور انعام حاصل کیا۔

مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس زیر صدارت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نائب صدر دوم شروع ہوا۔ جو ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ اس میں شعبہ مال کی تجاویز ۱۰ تا ۱۲ اور باقی شعبوں کی تجاویز ۱ تا ۴ زیر بحث آئیں۔

دوسرا اجلاس سوا تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا اس اجلاس میں بجٹ کے علاوہ باقی تجاویز پر غور کیا گیا اور فیصلہ جات کئے گئے۔ یہ اجلاس پانچ بجے شام تک جاری رہا۔ پھر نو بجے سے ساڑھے دس بجے تک تلقین عمل کا اجلاس ہوا۔ اور اس کے بعد خدام آرام کرنے کے لئے اپنے اپنے خیموں میں چلے گئے۔

انتظامات کے متعلق کچھ

تمام کارروائی پروگرام کے مطابق انجام پاتی رہی شوریٰ کا کام وقت پر ختم نہ ہو سکا اس لئے دوسرا اجلاس بعد دوپہر شروع کیا گیا۔ والی بال فائنل بھی ختم نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے دن پر ملتوی کیا گیا۔

روشنی:۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کی طرف سے بجلی بند ہونے کی وجہ سے ۴ بجے دوپہر تک بجلی بند رہی لاؤڈ سپیکر بیٹری سے چلایا گیا۔ ۵½ بجے فیوز اڑ گیا۔ اور احتیاط کے طور پر سوئچ سب نئے دوبارہ لگائے گئے۔ متعلقہ نظام کے شعبہ نے پانچ گیس اور ۱۲ ہریکین خیمہ جات میں روشنی کے لئے مہیا کیں۔

آب رسانی: پچھلے عمدہ کام کرتے رہے۔ میدان عمل، سٹیج کے قریب میدان اور راستوں پر چھڑکاؤ کیا گیا۔

صفائی:۔ صفائی کے معائنہ کے لئے تمام قطعات کا معائنہ کیا گیا۔

طبی امداد کے شعبہ نے ملیریا۔ کھانسی۔ بدہضمی اور زکام کے ۱۱۲ مریضوں کا علاج کیا۔

خوراک:۔ صبح کے وقت ۶۵۰ کس کا کھانا تقسیم کیا گیا۔ اور شام کے وقت ۷۶۲ کس کا کھانا تقسیم ہوا۔ طبی امداد کے انچارج کی سفارش پر ۱۵ نفوس کو پرہیزی کھانا مہیا کیا گیا۔

محکمہ سپلائی کی طرف سے خدام اور اطفال کو مزید برتن مہیا کئے گئے۔ محکمہ خوراک نے ۱۳ من ۱ سیر آٹا۔ ۳۰ من گوشت ۸ سیر گھی۔ اور تین من دیگر لوازمات کے مہیا کئے گئے۔

۴۴

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ اوّل)

کے لئے تیار ہو گئے۔ ساتھ ہی ایک ایسا ماحول تیار ہو گیا جس میں نہ کوئی اکثریت تھی۔ اور نہ کوئی اقلیت بلکہ سب بھائی بھائی تھے۔

نظریاتی جنگ کا تدارک

مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ موجودہ زمانہ نظریاتی جنگ کا زمانہ ہے اور اس وقت سرمایہ داری اور کمیونزم کے تصادم سے جو خلفشار رونما ہو رہا ہے۔ وہ حضور نبی اکرم کی سیرۃ طیبہ سے رہنمائی حاصل کر کے دور کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ آپ نے نظریاتی جنگ کے تدارک کے سلسلے میں اسلامی تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلام کے اقتصادی نظام کو بھی واضح کیا۔

اطاعت خداوندی

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے سیرۃ طیبہ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور کے تعلق باللہ اور اطاعت خداوندی کو خاص طور پر پیش کیا اور بتایا کہ حضور اکرم کی زندگی میں جو چیز نمایاں طور پر ہمارے سامنے آتی ہے۔ وہ حضور کا عشق الٰہی ہے حضور قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی سلطنت اور بادشاہت کا اقرار فرماتے ہیں اسی سے خیر طلب کرتے ہیں۔ ہر شر سے بچنے کے لئے اسی سے پناہ مانگتے ہیں اور یہ ایک معمول ہے۔ جس میں آخر دم تک ہر موقعہ نہیں آتا۔ جب سردار الانبیاء کا یہ عالم تھا تو پھر ہم جو آپ کی غلامی کا دم بھرتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق استوار کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ ہم میں سے ہر شخص اپنا دل ٹٹولے اور دیکھے۔ کہ ہم تعلق باللہ کے لحاظ سے کس مقام پر کھڑے ہیں۔ اور ہمیں اس بارے میں کس قدر جدوجہد کرنی چاہیئے۔ آپ نے اپنی تقریر میں سیرۃ طیبہ کے ایمان افروز واقعات پیش کر کے حضور کے صبر و استقامت، غریبوں کی دلجوئی و دلگیری اور رضائے باجماعت کے التزام پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور احباب کو حضور کے اسوۂ حسنہ پر کما حقہ عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

کامل ترین انسان

آخر میں صاحب صدر مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے ۹ نومبر ۱۹۵۷ء کے الفضل سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُر معارف مضمون پڑھ کر سنایا جس میں اس موضوع پر نہایت اچھوتے انداز میں روشنی ڈالی گئی تھی کہ "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انسان کی حیثیت میں" اس مضمون کو سن کر سامعین پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور فضا درود کی دھیمی آواز سے گونج اٹھی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ اور اس طرح پُر سوز دعا اور ...

۴۴ دفتر بیرون کی طرف سے ۲۶ عارضی اجازت نامے اور چار مستقل اجازت نامے جاری کئے گئے (ربقی)